سوال

(360)ایسا جملہ غیر محتاط اور ناجائز ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبركاته

یہاں ایک کمپنی (قدرتی چشموں کا) پانی بوتلوں وغیرہ میں بھر کر سپلائی کرتا ہے۔ اس نے پبلسٹی کے لئے بڑے بڑے بورڈ تیار کروا کر شاہراہوں پر نصب کئے ہیں۔ بورڈ پر زمین سے پانی کا چشمہ ابلنے کا منظر دکھایا گیا ہے اور یہ عبادت لکھی گئی ہے۔

(لَازَالَ فِي عَالَمِنَا بَعْضُ هِبَاتِ الطَّبِيعَةِ)

''ہماری دنیا میں اب بھی فطرت کے عطیات موجود ہیں۔''

میں نے کہا کہ یہ عبارت شرعی طور پر درست نہیں۔ کیونکہ ہمیں پانی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ فطرت نے نہیں 'اس طرح کے الفاظ تو کمیونسٹ بولا کرتے ہیں 'میں نے کہا'' وہ فطرت 'کیا چیز ہے جس کے بارے میں تم یہ دعویٰ کرتے ہو کہ وہ آزاد ارادہ کی مالک ہے اور وہ پانی وغیرہ بخشتی ہے؟'' انہوں نے اس کے جواب میں کہا یہ'' عبارت'' مجاز'' کے طریقہ پر کہی گئی ہے۔ جس طرح ہم کہتے ہیں اور بعض اسے صحیح بھی سمجھتے ہوں گے۔ جس سے ان کے عقیدہ کو خطرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسلمانوں کو دوبارہ دین کی طرف آنے کی توفیق بخشے اور صحیح عقیدہ رکھنے کی توفیق دے جس میں کسی قسم کا شک وشبہ یا التباس نہ ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبركاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد!

یہ لکھنا جائز نہیں کہ

(لَازَالَ فِي عَالَمِنَا بَعْضُ هِبَاتِ الطَّبِيعَةِ)

''ہماری دنیا میں اب بھی فطرت کے عطیات موجود ہیں۔''

اگرچہ اس کے مجاز ہونے کا دعویٰ ہی کیا جائے۔ کیونکہ اس میں ایک طرح کی تلبیس ہے اور اس کی وجہ سے لوگ ملحدین کے افکار سے مانوس ہوتے ہیں۔ کیونکہ بہت سے کافر 'اللہ کے وجود کے منکر ہیں اور وہ خیر و شر کی نسبت غیر اللہ کی طرف حقیقی معنی کے لحاظ سے کرتے ہیں۔ اس لئے مسلمان کو چاہیئے کہ اپنی زبان اور قلم کو اس قسم کی عبارتوں سے بچائے تاکہ وہ اہل الحاد کے مظاہر میں شریک نہ ہو اور اس قسم کی باتوں سے دور رہے جو وہ اسلام کے خلاف آپس میں کرتے ہیں تاکہ ظاہری سیرت بھی شرک کی ملاوٹ سے پاک رہے اور

دلی عقیدہ بھی۔ مسلمان کا فرض ہے کہ نصیحت قبول کرے اور اپنی غلطی کو صحیح ثابت کرنے کیلیے باتینہ بنائے اور اپنے موقف کو جائزثابت کرنے کیلیے بہانہ جوئی نہ کرے۔ کیونکہ حق ہی قابل اتباع ہے اور بزرگوں نے فرمایا ہے :

(اِیَّاکَ وَمَا یُعتَذَرُ مِنہ)

''اس کام سے پرہیز کرو جس سے بعد میں معذرت کرنی پڑے۔''

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ